سورۃ الکھف

ضمیمہ جات

ذوالقرنین، سدِ ذولقرنین اور یاجوج ماجوج

محمد اقبال

اضافی مواد

Reference Material

ذوالقرنین، سدِ ذوالقرنین اور یاجوج ماجوج

ذوالقرنین کون تھا؟

- ذوالقرنین قرآنِ کریم میں مذکور شخصیات میں سے ایک جلیل القدر شخصیت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمین میں اقتدار، وسائل، بصیرت، حکمت اور عدل و انصاف کے ساتھ نوازا۔ ان کا تذکرہ قرآن میں مختصر مگر نہایت بلیغ انداز میں تین مہمات کے ذریعے کیا گیا ہے۔
- وجہ تسمیہ - لفظ "ذوالقرنین" عربی ترکیب ہے، جس کا مطلب ہے: "دو سینگوں والا"۔ اگر ذوالقرنین کا مصداق کوروش کبیر کو قرار دیا جائے تو بعض محققین کے نزدیک "دو سینگ" طاقت اور اقتدار کی علامت ہیں، جو کوروش کی فتوحات اور سلطنت کی وسعت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس نے میڈیا (الجبال) اور فارس کی دو سلطنتوں کو فتح کرکے ایک عظیم سلطنت میں تبدیل کیا (بنی اسرائیل اس متحدہ سلطنت کو ایک منڈھے کی شکل میں دیکھتے تھے جس کے دو سینگ تھے۔ یہودیوں میں اس " دو سینگوں والے "کا بڑا چرچا تھا کیونکہ اسی کی ٹکر نے آخر کار بابل کی سلطنت کو پاش پاش کیا اور بنی اسرائیل کو اسیری سے نجات دلائی)

کوروش کبیر (Cyrus the Great) کے قدیم سکّوں اور مجسموں میں اسے ایک دو سینگوں والے تاج کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ یہی علامت قرآن کے لفظ "ذوالقرنین" سے مشابہت رکھتی ہے۔

ذوالقرنین کون تھا؟

- اکثر قدیم مفسرین نے سکندر یونانی (Alexander the Great) اکثر قدیم مفسرین نے اسے ذوالقرنین کے ساتھ ملایا، غالباً اس کے مشرق و مغرب کی فتوحات اور شہرت کی وجہ سے بعض نے یمن کے حمیری بادشاہ (صعب بن ذی مرائد) کو اس کا مصداق ٹھہرایا ہے، اور بعض مفسرین نے اسے کسی ایسی شخصیت کے طور پر بیان کیا جو اپنے رب پر ایمان رکھنے والی تھی اور دنیا میں عدل کا نفاذ کرنے والی تھی، مگر اس کی شناخت متعین نہیں کی۔

ذوالقرنین

سکندر یونانی پر اس کا اطلاق کیوں ممکن نہیں؟

- سکندر مشرک و یونانی عقائد کا حامل تھا، جبکہ ذوالقرنین ایک مومن، اللہ پر ایمان رکھنے والا اور رب کی طرف رجوع کرنے والا تھا
- اخلاقی و دینی صفات: ذوالقرنین کی صفات قرآن میں جس طرح بیان ہوئی ہیں، وہ ایک صالح، عادل اور رحم دل بادشاہ کی ہیں، جو سکندر کی جنگجو اور دنیا پرست فطرت سے مطابقت نہیں رکھتیں
- تاریخی تضاد: سکندر کی سلطنت قرآنی ترتیبِ مہمات سے ہم آہنگ نہیں۔ نہ ہی وہ کسی 'سدّ' کی تعمیر کے حوالے سے معروف ہے۔

جدید مفسرین و محققین:

- جن میں مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا سید مودودی، علامہ شبلی نعمانی، علامہ سید سلیمان ندوی، اور پروفیسر حمیدالدین فراہی نے کوروش کبیر کو ذوالقرنین کا مصداق قرار دیا ہے
- ان کے دلائل میں کوروش کی مشرق (ہند) اور مغرب (یونان) تک پھیلی سلطنت، درہ داریال (Caucasus) کے علاقے میں ایک دفاعی دیوار بن کا بنانا، جس کی قرآن میں مذکور بند سے مشابہت اور اس کا قرآن کے بیان کے مطابق اس کا عدل و انصاف
- کوروش کبیر (۵۸۰-۵۳۰ قبل مسیح) فارسی سلطنت کا بانی تھا، جس نے میدیا، لیڈیا، اور بابل فتح کیا اور اپنی سلطنت کو ہندوکش سے بحیرہ روم تک پھیلایا۔
- اسے "انسانیت کا خادم" کہا جاتا ہے، کوروش کی شخصیت عدل، رحم، اور دینی اخلاق کا عملی نمونہ تھی۔ اُس نے مفتوح قوموں سے رحم و انصاف کا سلوک کیا اور ان کے مذہبی شعائر کا احترام کیا۔

ذوالقرنین

- عہد نامہ قدیم (Old Testament) کی کتاب Book of Ezra کے مطابق کوروش ہی وہ بادشاہ تھا جس نے بابل کی اسیری سے بنی اسرائیل کو آزاد کیا، ان کا معبد دوبارہ تعمیر کرنے کی اجازت دی، اور انہیں وطن واپسی کا حق دیا
- **اللہ پر ایمان اور عاجزی:** کوروش کی کتبِ آثار اور تاریخی فرامین (Cyrus Cylinder) سے اس کی توحید پرستی، عاجزی، اور انصاف پسندی کا اندازہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی کامیابیوں کو ربّ العزت کی طرف منسوب کرتا ہے۔
- **انسانی فلاح کے لیے خدمات:** اس نے یتیموں، مظلوموں، اور غلاموں کے حقوق کا تحفظ کیا، اقلیتوں کی مذہبی آزادی دی، اور رعایا سے نرمی اور قانون کی بالادستی قائم کی
- **فکری و دینی حکمت:** کوروش نہ صرف ایک فاتح بلکہ ایک مصلح، مدبر اور دین شناس حکمران تھا۔ وہ ایک ایسے سماج کا علمبردار تھا جو عدل، امن اور باہمی احترام پر قائم ہو۔
- **اسلامی اقدار سے ہم آہنگی:** کوروش کی زندگی کا اخلاقی و روحانی پہلو اسے ایک مثالی اسلامی حکمران کے قریب کر دیتا ہے، جو اللہ کی طرف رجوع کرنے والا، رعایا کا ہمدرد اور فہم و بصیرت کا حامل ہو۔
- قرآنی اشارات، تاریخی شواہد، اور دینی روایات کو سامنے رکھ کر یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ کوروش کبیر ہی ذوالقرنین ہونے کے زیادہ قریب تر مصداق ہیں۔ ان کا طرزِ حکمرانی، انکساری، انسان دوستی، اور اللہ سے وابستگی انہیں قرآن کے بیان کردہ ذوالقرنین کے مکمل صفاتی دائرے میں لے آتی ہے

قصہ ذوالقرنین

- ایک ایسے شخص کا قصہ جو ایمان وصلاح، قوت، قدرتی وسائل کا جامع تھا
- مفسد و سرکش، ظالم و جابر بادشاہوں کی برخلاف اس نے نے وسائل کا استعمال انسانی فلاح، خدمت اور صلح تہذیب کے قیام کے لیے کیا
- ایک صالح اور مصلح بادشاہ
- حکیم دانا مومن کی بصیرت اور دینی سمجھ رکھنے والا (قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۹۸)
- قوت، اقتدار، وسائل و ذرائع، کارنامے فتوحات سب کچھ ہونے کے باوجود اپنے رب کو نہ بھولنا
- اسکے سامنے سر جھکائے رکھنا، اپنے ضعف و ناتوانی کا اظہار کرنا، انسانیت اور ضعیفوں کے ساتھ رحم کا معاملہ کرنا

اپنی ساری قوت، صلاحیت، سعی وجد و جہد، ذرائع و وسائل کو

- انسانیت کی خدمت
- صالح سوسائٹی کی تعمیر
- اعلائے کلمتہ اللہ
- انسانوں کو اندھیروں سے روشنی میں لانے پہ صرف کرنا

قصہ ذوالقرنین

یہ وہ کردار ہے جس کی نمائندگی :

- سلیمانؑ نے اپنے عہد میں - ذوالقرنین نے اپنے زمانے میں - خلفاء راشدین نے اپنے دور میں - اور ائمہ اسلام مختلف زمانوں اور ملکوں میں کرتے رہے (جس میں دنیا کے مالک و خالق اور اس کا شعور و تقویٰ کی بنیاد اہمیت ہے)
- خالقِ کائنات سے بغاوت مغربی تہذیب کا مزاج ہے
- نتیجہ - حد سے بڑھی ہوئی مادی قوت – کفر و مادہ پرستی کے ساتھ گھل مل گئی (وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ)
- مغربی تہذیب کی فکری بنیاد الحاد (atheism) یا سیکولرازم پر ہے، جس میں خالقِ کائنات کا انکار یا اس سے لاتعلّقی غالب رویہ بن چکا ہے۔
- سائنسی ترقی اور ٹیکنالوجی نے مادی قوت کو بے پناہ بڑھا دیا۔ لیکن یہ طاقت اخلاقی، روحانی اور الٰہی ہدایت سے خالی ہے، اس لیے یہ کفر (انکارِ خدا) اور مادہ پرستی (ہر چیز کو صرف مادہ کی نظر سے دیکھنا) کے ساتھ مخلوط ہو چکی ہے۔
- اس امتزاج نے انسانیت کے لیے خطرہ پیدا کر دیا ہے —ایک بے قابو، غیر اخلاقی طاقت جو صرف دنیاوی مفاد کی خاطر استعمال ہو رہی ہے۔
- یہ آیات اور ان کا سبق - مغربی تہذیب کے اندرونی انتشار، فکری تضادات، اور اخلاقی بحران کی طرف رہنمائی کر رہا ہے، ایک ایسی تہذیب جس میں انسان خالق سے کٹ کر خود اپنے وجود کا بحران جھیل رہا ہے۔

ذوالقرنین کی تین مہمات؟

ذوالقرنین کی پہلی مہم "مغرب الشّمس" کی طرف

- اس سے مراد وہ مقام نہیں جہاں حقیقتاً سورج غروب ہوتا ہے (جیسا کہ زمین سورج کے گرد گردش کرتی ہے)، بلکہ وہ جگہ جہاں مشاہدہ کرنے والے کو سورج سمندر میں غروب ہوتا ہوا محسوس ہوتا ہے
- مفسرین اور محققین کے مطابق ذوالقرنین کا مغربی سفر ایران سے ایشیائے کوچک (Asia Minor) کی طرف ہوا، اور وہ بحر ایجیئن (Aegean Sea) یا بحر روم (Mediterranean) کے کناروں تک پہنچا
- ایشیائے کوچک (Asia Minor) آج کا ترکی، جہاں مغرب میں ساحلی علاقے بحر ایجیئن سے ملتے ہیں۔
- بحیرہ ایجیئن (Aegean Sea): یونان اور ترکی کے درمیان ایک سمندر، جس میں چھوٹے بڑے کئی جزیرے اور خلیجیں ہیں۔
- خلیجوں کی کثرت: یہاں کے پانی کی کم گہرائی، زمینی آمیزش، اور سورج کی روشنی کی جھلک سے شام کے وقت منظر کچھ ایسا بنتا ہے جیسے سورج کسی سیاہ پانی کے چشمے میں ڈوب رہا ہو (جو عین حمئة کے قرآنی الفاظ کی بہترین تفسیر ہے)
- ایران سے چلتا ہوا راستے میں سارے علاقے فتح کرتا چلا گیا۔ اس علاقے میں کوئی منظّم سلطنت نہ تھی بلکہ ایک جغرافیائی و نسلی گروہ تھا، (ابن کثیر، رازی، اور طبری وغیرہ کے مطابق وہاں غیر متمدن، اور نیم وحشی قبائل تھے
- ذوالقرنین نے ان کے ساتھ عدل و انصاف کا برتاؤ کیا، کیونکہ ذوالقرنین کا مقصد فتح سے زیادہ "اصلاح، امن، اور دین کی خدمت" تھا۔

ذوالقرنین کی تین مہمات ؟

ذوالقرنین کی دوسری مہم "مطلع الشّمس" (مشرق) کی طرف

- ذوالقرنین، مغربی ساحل پر عادلانہ دینی نظام قائم کرنے کے بعد، دوسری مہم میں مشرق کی طرف روانہ ہوگئے ہے
- مؤرخین کا خیال ہے کہ ذوالقرنین کے اس سفر کا سبب مکران (موجودہ پاکستان کا جنوب مغربی علاقہ)، قندھار اور بلخ کے غیر متمدن اور صحرا گرد قبائل کی سرکشی تھی۔ بعض محققین کے مطابق یہ مہم غالباً ان علاقوں تک پہنچی جہاں ابتدائی تہذیب کے انسان موجود تھے۔ انھوں نے مشرقی سرحد پر ایسی بدامنی پھیلا رکھی تھی کہ جس کا سدباب کرنے کے لیے ذوالقرنین کو یہ سفر کرنا پڑا۔ چنانچہ اپنی مشرقی سرحدوں کو محفوظ کرنے کے لیے ذوالقرنین نے اس پورے علاقے کو فتح کیا تاکہ ان وحشی قبائل کی دست برد سے محفوظ رہا جاسکے

ذوالقرنین کی تیسری مہم

- ذوالقرنین کی یہ مہم ایران کے شمال مشرق کی طرف تھی۔ محققین کی آراء کے مطابق یہ کوہِ قفقاز (Caucasus) کا علاقہ تھا، بحر خزر (Caspian Sea) اور بحر اسود (Black Sea) کے درمیان کا علاقہ جو تاریخی طور پر یہ ترکستان کے مغرب اور وسطی ایشیاء سے جُڑا ہوا ہے خاص طور پر دربند (Derbent) کا درہ (موجودہ داغستان) کا علاقہ۔
- ذوالقرنین یہاں ایک ایسی وادی میں پہنچا جو دو بلند پہاڑوں (یا پہاڑی سلسلوں) کے درمیان واقع تھی- یہاں ایک ایسی قوم آباد تھی جو یاجوج و ماجوج کے ظلم اور تباہی سے پریشان تھی اور انہوں نے اس سے ان سے بچنے کے لیے یہاں اس پہاڑی درے میں ایک بند باندھنے یا دیوار بنانے کی درخواست کی جس سے گذرر کو یاجوج وماجوج ان پر حملے کرتے تھے

ذوالقرنین کی تین مہمات؟

....ذوالقرنین کی تیسری مہم

- ذوالقرنین نےان کی درخواست پر ایک ایسی دیوار بنادی جس کے لیے اس نے لوہے کے بڑے ٹکڑوں کو پہاڑوں کے درمیان نصب کیا، پھر انہیں پگھلے ہوئے تانبے سے مضبوط کیا، جس سے ایک ناقابل شکست دیوار بن گئ جس پر یاجوج ماجوج نہ چڑھ سکتے تھے اور نہ سوراخ کر سکتے تھے

کیا یہ ایک مادی دیوار تھی یا تمثیلی؟

- قرآنِ کریم کے بیان کے مطابق یہ ایک مادی دیوار تھی جو لوہے اور پگھلے ہوئے تانبے سے بنائی گئ (تمثیلی نہیں)
- آج کے جدید ترین دور میں سیٹلائٹ تصویربندی (satellite imaging)، آثارِ قدیمہ (archaeology)، اور عالمی نقشہ جات کی مدد سے دنیا کے گوشے گوشے تک رسائی ہونے کے باوجود ذوالقرنین کی دیوار کا کیوں کوئی قطعی اور یقینی سراغ نہیں مل سکا؟
- اس معاملے کو کئ پہلوؤں سے دیکھا جا سکتا ہے،(۱) قرآن نے اس کی جگہ کی کوئی تصریح نہیں کی (کہ اس کو کوئی تذکیری فائدہ نہیں تھا)، (۲) یہ دیوار ایک غیر متمدن قوم کے علاقے میں بنائی گئ جس کا جغرافیہ، زبان اور تہذیب غیر معین اور مبہم (۳) دیوار مٹی اور پتھروں کی نہیں (non-stone) تھی بلکہ لوہے اور تانبے سے بنائی گئ تھی، وقت کے ساتھ ساتھ زنگ، کٹاؤ، موسمی اثرات یا انسانی مداخلت سے نابود ہونا ممکن ہے، (۴) ہزاروں سال کا وقت، قدرتی آفات، زلزلے، بارشیں، انسانی آبادیاں اور جنگیں اس طویل دورانیے میں کسی دیوار کا مکمل مٹ جانا بعید از قیاس نہیں، قدیم بابل اور نینویٰ کے شہر بھی معدوم ہو چکے ہیں

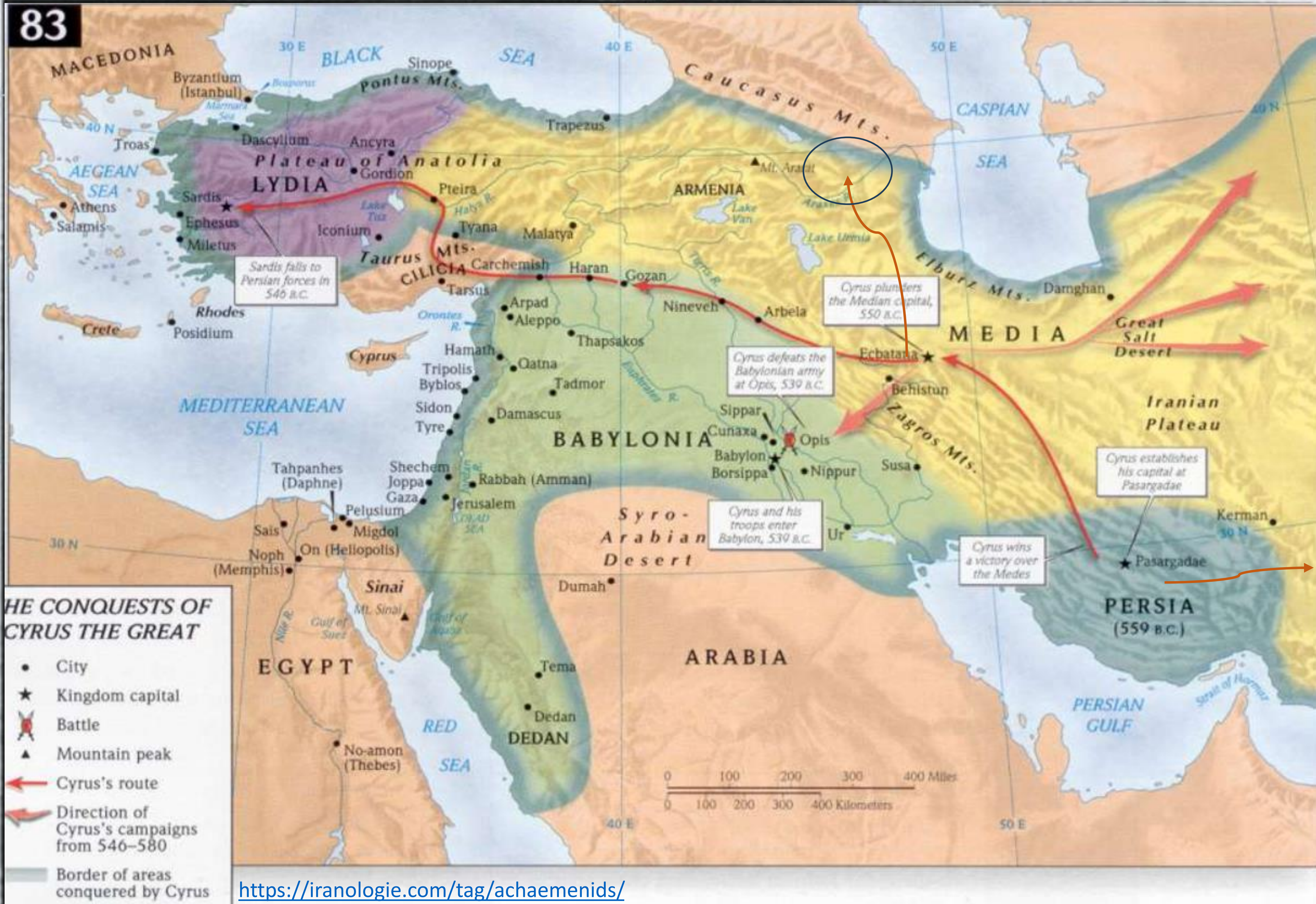

https://iranologie.com/tag/achaemenids/

(Gog and Magog) - یاجوج ماجوج

- لفظ "یَأْجُوج وَ مَأْجُوج "عربی زبان میں سامی زبانوں، غالباً عبرانی زبان سے آیا ہے۔ عبرانی (تورات حزقی ایل کے صحیفے) میں "Gog, of the land of Magog"کے الفاظ میں آئے ہیں
- یہودی روایات(Old Testament) میں یاجوج ماجوج کو آخری زمانے کی جنگ سے جوڑا گیا ہے (Gog قوم شمال سے آئے گی اور (بنی)اسرائیل پر حملہ کرے گی
- مسیحی روایات(New Testament) میں یاجوج و ماجوج کا ذکر آخری جنگ (Armageddon) جسے اسلامی روایات میں ملحمة العظمیٰ/ ملحمة الکبریٰ کہا جاتا ہے کے تناظر میں ہے، جہاں شیطان انہیں جمع کرے گا
- اسلامی روایات میں یاجوج ماجوج کا ذکر قرآن کریم سورہ کہف (آیت 94–98) اور سورہ انبیاء (آیت 96) میں آیا ہے اور احادیث کی کتب جیسے صحیح بخاری، صحیح مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ میں بھی احادیث موجود ہیں جن کے مطابق ان کا خروج قیامت سے قریب ہوگا
- یاجوج ماجوج کا ذکر ایک پر اسرار اور آخر الزمان کی علامات میں شامل فتنہ کے طور پر ہوا ہے
- یاجوج ماجوج کون سی قوم یا اقوام ہیں؟ اس کے حتمی تعین میں بہت مشکلات ہیں اہل علم کے لیے اور یہی وجہ ہے کہ ان کے بارے میں علماء و محققین میں بہت زیادہ اختلافات ہیں۔ اگر ہم اس تعین میں موجود مشکلات پر نظر ڈالیں تو معاملے کی تفہیم بہتر ہو سکتی ہے

یاجوج ماجوج کے تعین میں موجود مشکلات

- **تاریخی و جغرافیائی ابہام** - یاجوج و ماجوج کے مقام، زبان، اور تہذیب سے متعلق قرآن و حدیث میں بہت کم صراحت ہے۔ قرآن سورہ کہف میں صرف اتنا ذکر ہے کہ ذوالقرنین نے ان کے ظلم و فساد کو روکنے کے لیے ایک سد (دیوار) تعمیر کی۔ لیکن کوئی واضح جغرافیائی یا نسلی تفصیل نہیں دی گئی۔ اس طرح قدیم مآخذ کی کتب میں انہیں ایک قوم یا علاقے سے جوڑا گیا ہے، لیکن اس کی تطبیق مشکل ہے۔
- **عمومی نوعیت کی علامات**- بعض روایات میں انہیں بہت طاقتور، تیز رفتار افزائش رکھنے والی اور زمین پر فساد پھیلانے والی کہا گیا ہے۔ لیکن ان صفات کی روشنی میں ان کا تعین کرنا مشکل ہے کیونکہ یہ صفات کسی مخصوص قوم تک محدود نہیں۔
- **روایات کی کثرت اور تنوع**: احادیث میں یاجوج و ماجوج کے ذکر میں بھی تنوع ہے، کچھ روایات ان کی کثرت اور جنگی قوت کو نمایاں کرتی ہیں، تو کچھ ان کے ظہور کو قیامت کی بڑی علامات میں شامل کرتی ہیں۔ ان کی تشریح میں وقت، سیاق اور محدثین کے اختلافات بھی موجود ہیں۔ (اس ضمن میں بہت سی روایات ایسی بھی ہیں جو صحتِ سند کے ساتھ ثابت نہیں ہوتیں ان کو چھانٹنے کی ضرورت بھی ہے)

اسلامی لٹریچر میں تین معروف نقطۂ نظر

1. **یاجوج ماجوج قدیم وحشی قبائل** - ابن کثیر، طبری، اور دیگر مفسرین کے مطابق یأجوج ومأجوج وسط ایشیا کے جنگلی قبائل تھے، جو چین، منگولیا یا قفقاز کے پہاڑی علاقوں میں رہتے تھے یعنی انھوں نے اس کا اطلاق تاتاری اقوام پر کیا ہے جنھوں نے مسلمانوں پر شدید حملے کیے اور بڑے پیمانے پر تباہی پھیلائی۔

یاجوج ماجوج کے تعین میں موجود مشکلات

اسلامی لٹریچر میں تین معروف نقطۂ نظر

2. **چینی یا ترک نسل کی اقوام**۔ علامہ ابن خلدون اور بعض جدید محققین نے انہیں ترکستان اور اس کے شمالی علاقے (قفقاز، منگولیا، وسطی ایشیا) کو ان اقوام کا ممکنہ ماخذ بتایا گیا ہے ۔اس علاقے سے تاریخی طور پر کئی اقوام نے مہذب دنیا پر متعدد مرتبہ حملے کرکے انہیں تباہ و برباد کیا

3. **یورپی اقوام یا مغربی استعمار** - بعض جدید مفسرین نے یاجوج و ماجوج کو استعمار، استکبار، اور مغرب کے مادی نظام سے تشبیہ دی ہے، جو دنیا پر اثرانداز ہو رہے ہیں اور انسانیت کو اخلاقی و روحانی طور پر کمزور کر رہے ہیں۔ سید قطب اور ڈاکٹر اسرار احمد وغیرہ کے نزدیک یأجوج ومأجوج تہذیبی انتشار، مادہ پرستی یا شیطانی قوتوں کی علامت ہیں۔

- **مولانا مودودی** کے نزدیک یاجوج و ماجوج ایک عظیم فتنہ ہیں جن کا ذکر قرآن و حدیث میں آیا ہے، مگر ان کی اصل حقیقت اور مقام کے بارے میں حتمی طور پر کچھ کہنا ممکن نہیں۔ انہوں نے اس معاملے کو متشابہات میں شمار کیا اور اسے ایمان بالغیب کے طور پر قبول کرنے کی تلقین کی
- **ڈاکٹر ذاکر نائیک اور احمد دیدات** کے مطابق یہ روس، چین یا یورپی اقوام ہو سکتی ہیں، جو جدید ہتھیاروں سے لیس ہیں
- **مولانا وحید الدین خان** انہیں مغربی تہذیب کی مادہ پرستی سے تعبیر کرتے ہیں۔
- **مولانا حمید الدین فراہی** (فراہی مکتب فکر) کے مطابق یاجوج و ماجوج انسانوں کی وہ قوتیں ہیں جو دین سے آزاد ہو کر فساد فی الارض کا سبب بنتی ہیں، اور آخری دور میں ان کی شکل عالمی قوتوں کی صورت میں ظاہر ہو گی۔

(Gog and Magog) - یاجوج ماجوج

- علامہ اقبال: انہوں نے اسے مغربی تہذیب کی عقلیت پرستی، مادہ پرستی اور طاقت پر مبنی استعمار سے تشبیہ دی ہے
- ڈاکٹر محمد علی الصابونی (تفسیرِ صابونی) کا خیال ہے کہ یأجوج و مأجوج جینیاتی طور پر تبدیل شدہ (Genetically Modified) مخلوقات ہو سکتی ہیں، جو قیامت کے قریب ظاہر ہوں گی۔
- حسین محی الدین قادری نے اپنی کتاب مین اس بات کا احتمال ظاہر کیا ہے کہ عین ممکن ہے یاجوج ماجوج (Aliens) ہوں

یاجوج ماجوج سے متعلق احادیث مبارکہ – حقیقی ہیں یا تمثیلی؟

- احادیث مبارکہ میں یاجوج و ماجوج کے بارے میں فرمایا گیا ہے اس کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہو گی، وہ ایک عظیم فساد برپا کریں گے، وہ ہر بلندی سے اُتریں گے، ان کے ظہور کے بعد قیامت قریب آ جائے گی.....
- حقیقی یا تمثیلی ہونے کے ضمن میں بھی اختلاف واقع ہوا ہے
- جمہور علماء کا رجحان یہی ہے کہ یہ حقیقی اقوام ہیں جو ایک وقت پر نکلیں گی اور زمین پر ظاہر ہوں گی (ابن تیمیہ، ابن باز اور دیگر علماء کے نزدیک یہ احادیث لفظی معنی پر مبنی ہیں، یعنی یأجوج ومأجوج ایک حقیقی قوم ہیں جو قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گی)
- ڈاکٹر طٰہٰ جابر العلوانی جیسے مفکرین کا خیال ہے کہ یہ احادیث تمثیلی انداز میں انسانی تباہ کن صلاحیتوں (جیسے جوہری ہتھیار، ماحولیاتی تباہی) کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ جاوید احمد غامدی بھی اسے تمثیلی مانتے ہیں کہ یہ دراصل انسانی مادہ پرست تہذیب یا عالمی قوتوں کی علامت ہو سکتی ہے جو دین واخلاق کے بغیر دنیا پر چھا جائیں گی۔
- علامہ یوسف القرضاوی کے مطابق یہ احادیث منگول حملوں کی پیش گوئی ہو سکتی ہیں، جو اسلامی تہذیب کے لیے آزمائش بنے۔

یاجوج ماجوج — ایک متوازن اسلامی نقطۂ نظر

- یأجوج و مأجوج کا مسئلہ غیبی امور میں سے ہے (جس سے مکمل طور پر پردہ نہیں ہٹایا گیا)، جس پر مکمل یقین رکھنا ضروری ہے، لیکن ان کی تاریخی یا جغرافیائی تعین میں احتیاط لازم ہے۔ قرآن و حدیث کے بیانات کو استعاراتی اور حقیقی دونوں پہلوؤں سے سمجھا جاسکتا ہے۔
- جدید دور میں ان کی تشریح انسانی تہذیب کے بحران سے جوڑنا بھی معنی خیز ہے، یأجوج و مأجوج کی علامتی تصویر، تہذیبی انتشار کی نشاندہی کرتی ہے۔
- آخرت کی نشانی کے طور پر ان کا ظہور انسانیت کو توبہ اور اصلاح کی طرف راغب کرنے کا ذریعہ ہے
- قرآن و سنت کی روشنی اور تاریخی وجدید تحقیقی تجزیے کی بنیاد پر یاجوج و ماجوج ایسی عالمی طاقتیں ہیں جو کسی خاص نسل یا قوم تک محدود نہیں۔ ان کی اصل اہمیت ان کے کردار، اثر، اور فتنہ انگیزی میں ہے نہ کہ صرف ان کی جغرافیائی شناخت میں
- یاجوج و ماجوج کا خروج قیامت کی بڑی علامات میں سے ایک ہوگا
- یہ ممکن ہے ان کا ظہور کسی عظیم عالمی جنگ کی صورت میں ہو یا جدید ٹیکنالوجی، AI، یا عالمی سیاسی طاقت کی ایسی یلغار کی شکل میں جو اخلاقی اقدار اور عدل و انصاف کو تہس نہس کردے (اللہ اعلم)
- یاجوج و ماجوج کا تصور قرآن و سنت میں فساد، غلبہ، اور انکارِ الٰہی کی علامت ہے۔ ان کی شناخت ممکن ہے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید واضح ہو، لیکن ان کے خطرے سے بچاؤ کا واحد راستہ وہی ہے جو قرآن نے ذوالقرنین کی زبان سے دیا: "فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ.... یعنی اہلِ ایمان کا اجتماعی عزم، جدوجہد، اور دینی قیادت)۔ خوفِ خدا رکھنے والی قوت کا ساتھ جو زمین پر عدل و انصاف اور امن کی ضامن ہو)

سورت کہف اور قرآن کے دیگر قصص

قرآنی ابہامات (Ambiguities) کی حکمت اور مقصد

- قرآن مجید میں کئی قصوں کو اس انداز سے بیان کیا گیا ہے کہ بعض تفصیلات (مثلاً نام، مقام، زمانہ) کو جان بوجھ کر غیر واضح رکھا گیا ہے۔ یہ کوئی نقص یا کمی نہیں بلکہ ایک قرآنی اسلوب ادبی، اخلاقی، اور تربیتی حکمت ہے۔

⇦ اس میں کارفرما حکمت یہ ہے کہ لوگوں کی مرکزی توجہ "قصے کی تعلیم" اور "اخلاقی سبق" پر رہے، نہ کہ قصے کی تاریخی یا جغرافیائی جزئیات پر۔

اس سورت (کہف) میں بھی :

⇦ اصحاب کہف: ان کی تعداد، نام یا غار کا مقام کا تعین نہیں کیا گیا

⇦ ذوالقرنین: قوم، مقام اور دیوار کی تفصیل بیان نہیں کی گئ

⇦ یاجوج ماجوج: ان کی نوعیت اور زمانہ ظہور مجمل ہے

- یہ ابہام قاری کو قصے کے پیغام، عبرت اور عمل کی طرف متوجہ کرتا ہے، بجائے اس کے کہ وہ غیر ضروری تجسّس اور قیاسات میں الجھ جائے

آج کے سبق میں دی گئ تفاصیل اضافی اور علمی نوعیت کی ہیں اور جو کلاس کے شرکاء کے کئ سوالات کے جوابات پر مبنی ہیں

سورت کہف کے چار قصے

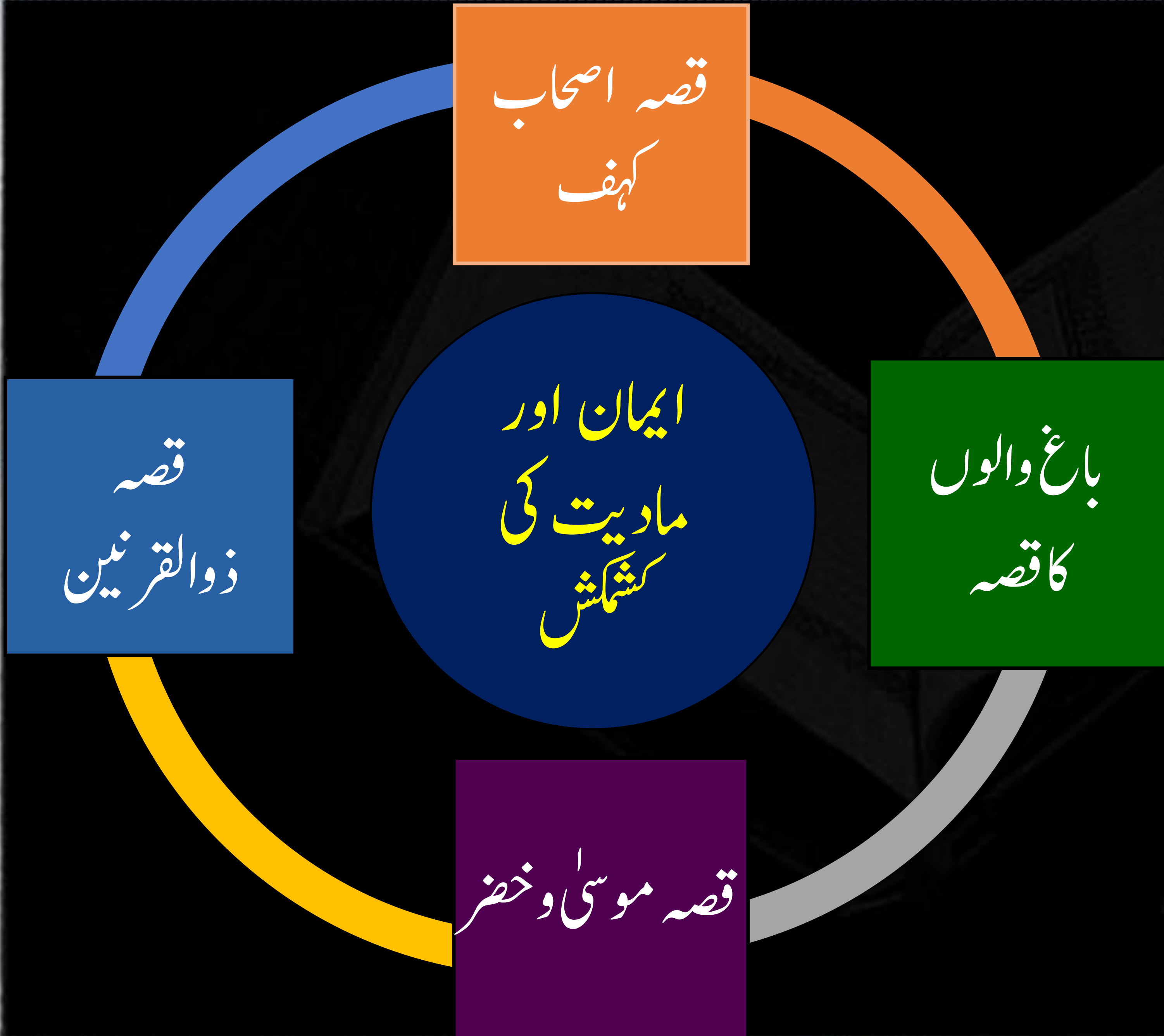

سورت کے سب واقعات، حکایات، اشارات، تماثیل اور مواعظ بالواسطہ یا بلا واسطہ سورت کے مرکزی مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہیں

قصہ ذوالقرنین کا سورہ کہف کے مرکزی مضمون سے ربط

- ذوالقرنین کا قصہ سورہ کہف کے مرکزی مضمون - "ایمان بمقابلہ مادیت" سے گہرے طور پر جڑا ہوا ہے
- سورہ کہف کے چار قصے ایمان اور دنیا پرستی کے تضاد کو مختلف زاویوں سے پیش کرتے ہیں۔ ذوالقرنین کا قصہ اس پیغام کا عملی مظہر ہے
- دنیا کے اسباب و ذرائع میں طاقت، علم اور دولت بھی شامل ہیں جو اللہ نے ذوالقرنین کو دیئے اور جن کا ذکر اس قصے میں ہے۔ یہ اسباب و وسائل اگر اللہ کی رضا اور عدل کے تابع ہوں، تو وہ انسانیت کے لیے رحمت بن جاتے ہیں۔
- اقتدار- ذوالقرنین کو دنیا کا اقتدار دیا گیا، مگر وہ متکبر نہ ہوا
- ایمان- ہر فتوحات کو اللہ کی رحمت قرار دیا، خود کو کمزور جانا
- اخلاق- ظالم کو سزا، نیک کو انعام —— عدل و انصاف کی بنیاد
- مادیت پر قابو- دیوار بنا کر قوم کو یاجوج و ماجوج سے بچایا، مگر فخر نہ کیا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ وَمِنۡ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنۡ فِتۡنَةِ الۡمَحۡيَا وَ الۡمَمَاتِ وَمِنۡ شَرِّ فِتۡنَةِ الۡمَسِيۡحِ الدَّجَّالِ

اے اللہ ! میں جہنم کے عذاب، عذابِ قبر، زندگی و موت کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

ذوالقرنین اور یاجوج وماجوج پر مزید کتب برائے مطالعہ

- قصص القرآن - مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی
- اصحابِ کہف اور یاجوج ماجوج — مولانا ابوالکلام آزاد
- حیاتِ حضرت ذوالقرنین اور یاجوج ماجوج - نوید احمد ربانی
- تفہیم القرآن (سورۃ الکھف (آیت 94 تا 99) اور سورۃ الانبیاء (آیت 96) کی تفسیر) — سید ابوالاعلیٰ مودودی
- معارف القرآن (سورۃ الکھف (آیت 94 تا 99) اور سورۃ الانبیاء (آیت 96) کی تفسیر) — مولانا مفتی محمد شفیع
- کرہ ارضی سے انسانی ہجرت اور یاجوج ماجوج کی حقیقت - ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

- Yajuj and Majuj - Muhyi'd-din Abd al-Hamid (Darussalam Publishers)
- Gog and Magog in Early Eastern Christian and Islamic Sources - Emeri van Donzel
- Islamic Eschatology: The End of the World in Quran and Hadith - David Cook